AHMAD

THE MESSENGER OF THE LATTER DAYS

BY

HIS HOLINESS

HAZRAT MIRZA BASHIR-UD-DIN MAHMUD AHMAD

T21211

هوالذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره
علی الدین کله و لوکره المشرکون *

AHMAD,

The MESSENGER of the LATTER DAYS

PART I.

BY

HIS HOLINESS

Hazrat Mirza BASHIR-UD-DIN MAHMUD AHMAD,

Son and Second Successor of Ahmad,
The Promised Messiah and Mahdi.

PUBLISHED BY

The Manager, BOOK DEPÔT,

Talif-o-Isha'at,

Quadian, Punjab, India.

MADRAS:

Reprinted at ADDISON PRESS, MOUNT ROAD.

1924.

Noah's Ark

(Kashti-e-Nuh)

Hazrat Mirza Ghulam Ahmad

The Promised Messiah & Mahdi

Founder of the Ahmadiyya Muslim Community

ISLAM INTERNATIONAL PUBLICATIONS LIMITED

blessed me more than he. Now, when I occupy such a status, just think of **the rank occupied by the Holy Messenger[sa] in whose servitude I have come.**

ذٰلِكَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ[1]

In matters such as these there can be no room for jealousy or envy. God does what He wills. One who opposes the will of God is not only thwarted in their endeavours, but after their demise they are sent to hell. Ruined are those who have taken a mere mortal for God. Ruined are those who have not accepted a divinely chosen Prophet.

Blessed are those who have recognised me. Of all the ways that lead to God I am the last, and of all His lights I am the last. Unfortunate is one who rejects me, for besides me there is nothing but darkness.

The second means of guidance given to Muslims is **the Sunnah**, that is, the practical example of the Holy Prophet, peace and

---

turn bitter. As for the unfortunate Muhammad Hassan, he died in accordance with my prophecy recorded in *I'jaaz-ul-Masih*. And now the other unfortunate one, [namely Pir Mehr Ali Shah] has become another victim of the prophecy, اِنِّیۡ مُهِیۡنٌ مَنۡ اَرَادَ اِهَانَتَكَ*.

فَاعۡتَبِرُوۡا یَاُولِی الۡاَبۡصَارِ**

[*So take a lesson, O ye who have eyes!*] (Author)

* I shall disgrace him who seeks to dishonour you. [Publisher]

** [*Surah Al-Hashr, 59:3,* Publisher]

[1] That is Allah's grace; He bestows it upon whomsoever He pleases (*Surah Al-Maa'idah,* 5:55) [Publisher]

اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ایک جامع دعا ہے کہ جو انسان کو اس بات کی طرف متوجہ کرتی ہے کہ مشکلات دینی اور دنیوی کے وقت میں اوّل جس چیز کی تلاش انسان کا فرض ہے وہ یہی ہے کہ اس امر کے حصول کے لئے وہ صراط مستقیم تلاش کرے یعنی کوئی ایسی صاف اور سیدھی راہ ﴿۵۶﴾ ڈھونڈے جس سے بآسانی اس مطلب تک پہنچ سکے۔ اور دل یقین سے بھر جائے شکوک سے نجات ہو لیکن انجیل کی ہدایت کے موافق روٹی مانگنے والا خدا جوئی کی راہ اختیار نہ کرے گا اُس کا مقصد تو روٹی ہے جب روٹی مل گئی تو پھر اس کو خدا سے کیا غرض یہی وجہ ہے کہ عیسائی صراط مستقیم سے گر گئے اور ایک نہایت قابل شرم عقیدہ جو انسان کو خدا بنانا ہے ان کے گلے پڑ گیا ہم نہیں سمجھ سکتے کہ مسیح ابن مریم میں دوسروں کی نسبت کیا زیادتی تھی جس سے اس کی خدائی کا خیال آیا معجزات میں پہلے اکثر نبی اس سے بڑھ کر تھے جیسا کہ موسیٰ اور الیسع اور ایلیا نبی اور مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کرسکتا ہوں وہ ہرگز نہ کرسکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا ☆ اور خدا کا فضل اپنے سے زیادہ مجھ پر پاتا۔ جب کہ میں ایسا ہوں تو اب سوچو کہ کیا مرتبہ ہے اُس پاک رسولؐ کا جس کی غلامی کی طرف میں منسوب کیا گیا۔ ذالِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَاءُ اِس جگہ کوئی حسد اور رشک پیش نہیں جاتا خدا جو چاہے کرے جو اس کے ارادہ کی مخالفت کرتا ہے وہ صرف اپنے مقاصد میں نامراد ہی نہیں بلکہ مر کر جہنم کی راہ لیتا ہے ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے عاجز مخلوق کو خدا بنایا۔ ہلاک ہو گئے

☆ اس تصدیق کے لئے کتاب نزول المسیح کو عنقریب دیکھو گے جو چھپ رہی ہے اور دس۱۰ جزو تک چھپ چکی ہے اور عنقریب شائع ہونے والی ہے یہ کتاب پیر مہر علی گولڑی کی کتاب تنبور چشتیائی کے ردّ میں لکھی گئی ہے جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ پیر صاحب نے محمد حسن مُردہ کے مضمون کو چرا کر ایسی قابل شرم غلطیوں کا ارتکاب کیا ہے کہ اب اطلاع پانے سے اُن پر زندگی تلخ ہو جائے گی وہ بدبخت تو ہماری پیشگوئی مندرجہ اعجاز المسیح کے موافق فوت ہو گیا اور یہ دوسرا بدبخت ناحق کتاب بنا کر پیشگوئی اِنِّیۡ مُھِیۡنٌ مَنۡ اَرَادَ اِھَانَتَکَ کا نشانہ بن گیا فَاعۡتَبِرُوۡا یَا اُولِی الۡاَبۡصَارِ۔ منہ

وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا۔ مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔

دوسرا ذریعہ ہدایت کا جو مسلمانوں کو دیا گیا ہے **سنت** ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی کارروائیاں جو آپ نے قرآن شریف کے احکام کی تشریح کے لئے کر کے دکھلائیں مثلاً قرآن شریف میں بظاہر نظر پنجگانہ نمازوں کی رکعات معلوم نہیں ہوتیں کہ صبح کس قدر اور دوسرے وقتوں میں کس کس تعداد پر لیکن سنت نے سب کچھ کھول دیا ہے یہ دھوکہ نہ لگے کہ سنت اور حدیث ایک چیز ہے کیونکہ حدیث تو سو ڈیڑھ سو برس کے بعد جمع کی گئی مگر سنت کا قرآن شریف کے ساتھ
ہی وجود تھا مسلمانوں پر قرآن شریف کے بعد بڑا احسان سنت کا ہے خدا اور رسول کی ذمہ داری کا ﴿۵۷﴾
فرض صرف دو امر تھے اور وہ یہ کہ خدا نے قرآن کو نازل کر کے مخلوقات کو بذریعہ اپنے قول کے اپنے منشاء سے اطلاع دے یہ تو خدا کے قانون کا فرض تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرض تھا کہ خدا کی کلام کو عملی طور پر دکھلا کر بخوبی لوگوں کو سمجھا دیں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ گفتنی باتیں کردنی کے پیرایہ میں دکھلا دیں اور اپنی سنت یعنی عملی کارروائی سے معضلات اور مشکلات مسائل کو حل کر دیا یہ کہنا بے جا ہے کہ یہ حل کرنا حدیث پر موقوف تھا کیونکہ حدیث کے وجود سے پہلے اسلام زمین پر قائم ہو چکا تھا☆ کیا جب تک حدیثیں جمع نہ ہوئی تھیں لوگ نماز نہ پڑھتے تھے یا زکوٰۃ نہ دیتے تھے یا حج نہ کرتے تھے یا حلال وحرام سے واقف نہ تھے۔ ہاں تیسرا ذریعہ **ہدایت کا حدیث** ہے کیونکہ بہت سے اسلام کے تاریخی اور اخلاقی اور فقہ کے امور کو حدیثیں کھول کر بیان کرتی ہیں اور نیز بڑا فائدہ حدیث کا یہ ہے کہ وہ قرآن کی خادم اور سنّت کی خادم ہے جن لوگوں کو ادب قرآن

☆ اہل حدیث فعل رسول اور قول رسول دونوں کا نام حدیث ہی رکھتے ہیں ہمیں ان کی اصطلاح سے کچھ غرض نہیں دراصل سنت الگ ہے جس کی اشاعت کا اہتمام خود آنحضرت نے بذات خود فرمایا اور حدیث الگ ہے جو بعد میں جمع ہوئی۔ منہ

کر کے اس میں اپنی روح پھونکی کیونکہ دنیا میں کوئی روحانی انسان موجود نہ تھا جس سے یہ آدم روحانی تولّد پاتا۔ اس لئے خدا نے خود روحانی باپ بن کر اس آدم کو پیدا کیا اور ظاہری پیدائش کے رُو سے اسی طرح نر اور مادہ پیدا کیا جس طرح کہ پہلا آدم پیدا کیا تھا یعنی اس نے مجھے بھی جو آخری آدم ہوں جوڑا پیدا کیا جیسا کہ الہام **یا آدم اسکن انت وزوجک الجنّۃ** میں اس کی طرف ایک لطیف اشارہ ہے اور بعض گذشتہ اکابر نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر یہ پیشگوئی بھی کی تھی کہ وہ انتہائی آدم جو مہدی کامل اور خاتم ولایت عامہ ہے اپنی جسمانی خِلقت کے رُو سے جوڑا پیدا ہوگا یعنی آدم صفی اللہ کی طرح مذکر اور مؤنث کی صورت پر پیدا ہوگا اور خاتم الاولاد ہوگا کیونکہ آدم نوع انسان میں سے پہلا مولود تھا۔ سو ضرور ہوا کہ وہ شخص

حاشیہ

نبویہ کو بنظر غور دیکھا جائے تو بہت کچھ ان سے ان مکاشفات کو مدد ملتی ہے۔ لیکن یہ قول اسی حالت میں صحیح ٹھہرتا ہے جبکہ مہدی معہود اور مسیح موعود کو ایک ہی شخص مان لیا جائے اور یاد رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی دو حدیں مقرر کر دی ہیں اور فرما دیا ہے کہ وہ امت ضلالت سے محفوظ ہے جس کے اول میں میرا وجود اور آخر میں مسیح موعود ہے۔ یعنی ایک طرف وجود با جود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دیوار روئیں ہے اور دوسری طرف وجود بابرکت مسیح موعود کی دیوار دشمن کش ہے۔ اس حدیث سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کو اپنی امت میں داخل نہیں سمجھا جو مسیح موعود کے زمانہ کے بعد ہوں گے اور مسیح موعود کا زمانہ اس حد تک ہے جس حد تک اس کے دیکھنے والے یا دیکھنے والوں کے دیکھنے والے اور یا پھر دیکھنے والوں کے دیکھنے والے دنیا میں پائے جائیں گے اور اس کی تعلیم پر قائم ہوں گے۔ غرض قرون ثلاثہ کا ہونا برعایت منہاج نبوت ضروری ہے اور پھر نیکی اور پاکیزگی کا خاتمہ ہے اور بعد میں اس گھڑی اور اس ساعت الفناء کی انتظار ہے جس کا علم بجز خدا تعالیٰ کے فرشتوں کو بھی نہیں۔ منہ

جس پر بکمال وتمام دورہ حقیقت آدمیہ ختم ہو وہ خاتم الاولاد ہو یعنی اس کی موت کے بعد کوئی کامل انسان کسی عورت کے پیٹ سے نہ نکلے۔ اب یاد رہے کہ اس بندۂ حضرت احدیت کی پیدائش جسمانی اس پیشگوئی کے مطابق بھی ہوئی۔ یعنی مَیں توام پیدا ہوا تھا اور میرے ساتھ ایک لڑکی تھی جس کا نام جنت تھا۔ اور یہ الہام کہ **یا آدم اسکن انت وزوجک الجنّۃ** جو آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے۔ اس میں جو جنت کا لفظ ہے اس میں یہ ایک لطیف اشارہ ہے کہ وہ لڑکی کہ جو میرے ساتھ پیدا ہوئی اس کا نام جنّت تھا اور یہ لڑکی صرف ﴿۱۵۷﴾ سات ماہ تک زندہ رہ کر فوت ہوگئی تھی۔ غرض چونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام اور الہام میں مجھے آدم صفی اللہ سے مشابہت دی تو یہ اِس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اس قانونِ قدرت کے مطابق جو مراتب وجود دوریہ میں حکیم مطلق کی طرف سے چلا آتا ہے مجھے آدم کی خو اور طبیعت اور واقعات کے مناسب حال پیدا کیا گیا ہے چنانچہ وہ واقعات جو حضرت آدم پر گذرے منجملہ اُن کے یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش زوج کے طور پر تھی یعنی ایک مرد اور ایک عورت ساتھ تھی اور اسی طرح پر میری پیدائش ہوئی یعنی جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں اُن کے لئے خاتم الاولاد تھا اور یہ میری پیدائش کی وہ طرز ہے جس کو بعض اہلِ کشف نے مہدی خاتم الولایت کی علامتوں میں سے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ وہ آخری مہدی جس کی وفات کے بعد اور کوئی مہدی پیدا نہیں ہوگا خدا سے براہِ راست

صفی اللہ کے لئے کئی بروزات تھے جن میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی تھے لیکن یہ آخری بروزاکمل اوراتم ہے۔

اس جگہ کسی کو یہ وہم نہ گذرے کہ اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے کیونکہ یہ ایک جزئی فضیلت ہے جو غیر نبی کو نبی پر ہوسکتی ہے اور تمام اہل علم اور معرفت اس فضیلت کے قائل ہیں اور اس سے کوئی محذور لازم نہیں آتا اور ﴿۱۵۸﴾ نہ میں اکیلا اس کا قائل ہوں۔ جس قدر اکابر اور عارف مجھ سے پہلے گذرے ہیں وہ تمام آخری آدم کو ولایت عامہ کا خاتم سمجھتے ہیں اور حقیقت آدمیہ کی بروزات کا تمام دائرہ اس پر ختم کرتے ہیں اور اپنے کشوف صحیحہ کے رو سے اسی کا نام آخری آدم رکھتے ہیں اور اسی کا نام مہدی معہود اور اسی کا نام مسیح موعود رکھتے ہیں۔ ہاں جن لوگوں نے بروز کے مسئلہ کو اپنی جہالت سے نظر انداز کر دیا ہے اور خدا کی اس سنت کو جو اُس کی تمام مخلوق میں جاری وساری ہے بھول گئے ہیں وہ لوگ ایک سطحی خیال کو ہاتھ میں لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جن کی روح حدیث معراج کی شہادت سے گذشتہ روحوں میں داخل ثابت ہوتی ہے۔ پھر دوبارہ آسمان سے اُتارتے اور دنیا میں لاتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ اس خیال سے مسئلہ بروز کا انکار لازم آتا ہے اور وہ انکار ایسا خطرناک ہے کہ اس سے اسلام ہی ہاتھ سے جاتا ہے۔ تمام ربانی کتابیں مسئلہ بروز کی قائل ہیں خود حضرت مسیح نے بھی یہی تعلیم سکھلائی اور احادیث نبویہ میں بھی اِس کا بہت ذِکر ہے اس لئے اس کا انکار سخت جہالت ہے اور اس سے خطرہ سلب ایمان ہے اور اسی غلطی سے درمیانی زمانہ کے لوگوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے فیج اعوج کا نہایت برالقب پایا اور اس اجماع کو بھول گئے جو حضرت ابوبکر کی

Arba'īn

Forty Announcements to Convey the Message Conclusively to the Opponents

لإتمام الحجة على المخالفين

أربعين

Ḥaḍrat Mirza Ghulam Ahmad[as]

The Promised Messiah & Imam Mahdi

Arbaʿīn

Forty Announcements to
Convey the Message Conclusively to the Opponents

Ḥaḍrat Mirza Ghulam Ahmad

The Promised Messiah and Mahdi[as]

Founder of the Ahmadiyya Muslim Jamāʿat

ISLAM INTERNATIONAL PUBLICATIONS LTD.

incline them towards the healing sanctuary of Islam. For when God has entrusted to him the service of proving the beauty and superiority of Islam over all other faiths from every point of view, then it is essential that he be given the knowledge of the virtues and defects of all religions. And he should have an extraordinary ability to understand the opponents and establish conclusive arguments. He should be able to inform the follower of every religion about its turpitudes, prove the excellence of Islam from every angle, and be able to cure the spiritually ill in every way.

In short, the future *Muṣleḥ* [Reformer],[1] ☆ who would be ***Khātamul-Muṣleḥīn*** **[the Seal of Reformers]**, has been bestowed two essential qualities. One is the guiding knowledge, which is indicative of the name Mahdi, which is a manifestation of Muhammadiyyat; that is, knowledge given to him despite being unlettered. Second, being taught the Religion of Truth, which is an indication towards the healing breath of the Messiah. That is, being

1. ☆ Due to many similarities this humble one has been given the title 'Messiah'. One is indeed that of curing the sick; and the other is swift movement and travel. This indicates that the reputation of this humble one will spread swiftly in the East and the West against all odds, just like lightning appearing from one direction manifests its shine instantly in the other direction as well. God willing, the same will happen in these days. Another meaning of Messiah is to be truthful, and this word is used as the opposite of *Dajjāl*. The significance of this is that the *Dajjāl* will try to make falsehood prevail, and the Messiah will strive to make the truth triumphant. Moreover, ***Khalīfatullāh*** **[Vicegerent of Allah]** is also called the Messiah, just as the *Dajjāl* is the ***Khalīfatush-Shaiṭān*** **[Vicegerent of Satan]**. Author

اتفاق ہے کہ چودھویں صدی وہ آخری زمانہ ہے جس میں مسیح موعود ظاہر ہوگا ہزارہا اہل اللہ کے دل اسی طرف مائل رہے ہیں کہ مسیح موعود کے ظہور کا زمانہ غایت کار چودھویں صدی ہے اِس سے بڑھ کر ہرگز نہیں چنانچہ نواب صدیق حسن خاں نے بھی اپنی کتاب حجج الکرامہ میں اِس بات کو لکھا ہے۔ اور پھر ماسوا اس کے سورہ مرسلات میں ایک آیت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرب قیامت کی ایک بھاری علامت یہ ہے کہ ایسا شخص پیدا ہو جس سے رسولوں کی حد بست ہو جائے یعنی سلسلہ استخلاف محمدیہ کا آخری خلیفہ جس کا نام مسیح موعود اور مہدی معہود ہے ظاہر ہو جائے اور وہ آیت یہ ہے وَ اِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ[1] یعنی وہ آخری زمانہ جس سے رسولوں کے عدد کی تعیین ہو جائے گی یعنی آخری خلیفہ کے ظہور سے قضاء وقدر کا اندازہ جو مرسلین کی تعداد کی نسبت مخفی تھا ظہور میں آجائے گا۔ یہ آیت بھی اس بات پر نص صریح ہے کہ مسیح موعود اِسی اُمت میں سے ہوگا کیونکہ اگر پہلا مسیح ہی دوبارہ آجائے تو وہ افادہ تعیین عدد نہیں کر سکتا کیونکہ وہ تو بنی اسرائیل کے نبیوں میں سے ایک رسول ہے جو فوت ہو چکا ہے اور اس جگہ خلفائے سلسلہ محمدیہ کی تعیین مطلوب ہے اور اگر یہ سوال ہو کہ اقّتت کے یہ معنے یعنی معین کرنا اس عدد کا جو ارادہ کیا گیا ہے کہاں سے معلوم ہوا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ کتب لغت لسان العرب وغیرہ میں لکھا ہے کہ قد یجیءُ التوقیت بمعنی تبیین الحد والعدد والمقدار کما جاء فی حدیث ابن عباس رضی اللّٰہ عنہ لم یقت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی الخمر حدّا ای لم یقدّر ولم یحدّہ بِعَدَدٍ مخصوصٍ یعنی لفظ توقیت جس سے اُقّتت نکلا ہے کبھی حد اور شمار اور مقدار کے بیان کرنے کے لئے آتا ہے جیسا کہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ میں ہے

[1] المرسلات: ۱۲

ملفوظات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود

بانی جماعت احمدیہ

جلد دوم

۱۶؍ اکتوبر ۱۹۰۲ء (دربارِ شام)

ایک رؤیا

[بعد ادائے نماز مغرب حضرت اقدس امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام شہ نشین پر اجلاس فرما ہوئے تو آپ نے بیٹھتے ہی اپنی ایک رؤیا سنائی کہ]

میں نے اپنے والد صاحب کو خواب میں دیکھا (دراصل ملائکہ کا تمثل تھا مگر آپ کی صورت میں) آپ کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی چھڑی ہے گویا مجھے مارنے کے لئے ہے میں نے کہا۔ کوئی اپنی اولاد کو بھی مارتا ہے؟ جب میں یہ کہتا ہوں تو ان کی آنکھیں پُرآب ہو جاتی ہیں۔ پھر وہ ایسا ہی کرتے ہیں۔ تو میں یہی کہتا ہوں۔ آخر دو تین بار جب اسی طرح ہوا۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔

فرمایا :۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک الہام میں یوں بھی فرمایا ہے۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ اَوْلَادِیْ۔ اور یہ قرآن شریف کی ایک آیت کے موافق بھی ہے۔ نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ[1] (المائدۃ : ۱۹)

ختمِ نبوّت غیر اُمتی نبی کے آنے کو مانع ہے

ختم نبوت بھی ایک عجیب سلسلہ ہے اللہ تعالیٰ نبوت کو بھی قائم رکھتا ہے اور اسی کے استفادہ سے ایک سلسلہ جاری کرتا ہے یہ تو ایک علمی بات ہے مگر کجا یہ کہ اس سلسلہ کو الٹ پلٹ کر دوسرے نبی کو لایا جاوے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کی حکمت اور ارادہ نہیں چاہتا کہ کوئی دوسرا نبی آوے۔ قطع نظر اس کے کہ وہ شریعت رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو۔ خواہ شریعت نہ بھی رکھتا ہو تب بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی دوسرا نبی آپ کے سوا اور آپ کے استفادہ سے الگ ہو کر نہیں آسکتا۔ ساری براہین احمدیہ اس قسم کی باتوں سے بھری پڑی ہے اور بہت سے الہام اس کے ممد و معاون ہیں۔

علاوہ اس کے كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ (النور : ۵۶) میں جو استخلاف کا وعدہ ہے یہ بھی اسی امر پر صاف دلیل ہے کہ کوئی پرانا نبی اخیر تک نہ آوے ورنہ "کَمَا" باطل ہوتا ہے اللہ

---

[1] اس میں یہ اشارہ تھا کہ خدا تعالیٰ کی محبت اور حفاظت حضرت موعودؑ کے ساتھ دائی اور مثل والد کے اولاد سے ہے (یہ تشریحی نوٹ ایڈیٹر کا اپنا معلوم ہوتا ہے۔ مرتب)

Lecture Lahore

Islam in Comparison with other Religions of India

Ḥaḍrat Mirza Ghulam Ahmad of Qadian[as]
The Promised Messiah and Mahdi
Founder of the Ahmadiyya Muslim Jamā'at

ISLAM INTERNATIONAL PUBLICATIONS LIMITED

Surely no sensible person would accept this. But the Holy Quran tells us that God is the Eternal Creator Who, if He so wills, may destroy the heaven and earth billions of times and create them anew just as before. God has informed us that the present human race originated from Adam, our common ancestor who came after the previous 'races', and this human race has an age of seven thousand years, and that these seven thousand years are to God just as seven days are to man. It has been decreed by the Divine law that every 'race' has a life span of seven thousand years, and it is to highlight this fact that the seven days have been ordained for man. Thus, the time ordained for the children of Adam is seven thousand years, five of which had already passed by the time of our Holy Prophet[sa], as shown by the numerical value of the words of *Sūrah Al-ʻAṣr*. By now six thousand years of this era have gone and a thousand years remain. It has been prophesized, not only by the Holy Quran but by many earlier scriptures, that the last Messenger who will appear in the likeness of Adam, and will be named the Messiah, will appear at the end of the sixth millennium, just as Adam was born towards the end of the sixth day. All these signs should suffice for a man of understanding.

According to the Holy Quran and other Divine scriptures, the seven millenniums have been further divided as follows: First millennium: for the spread of guidance and virtue. Second millennium: for dominance of Satan. Third millennium: for the spread of guidance and virtue. Fourth millennium: for the dominance of Satan. Fifth millen-

باپ تھا اس کے دنیا میں آنے کے وقت سے یہ سلسلہ انسانی شروع ہوا ہے۔ اور اس سلسلہ کی عمر کا پورا دور سات ہزار برس تک ہے۔ یہ سات ہزار خدا کے نزدیک ایسے ہیں جیسے انسانوں کے سات دن۔ یاد رہے کہ قانون الٰہی نے مقرر کیا ہے کہ ہر ایک امت کے لئے سات ہزار برس کا دور ہوتا ہے۔ اسی دَور کی طرف اشارہ کرنے کے لئے انسانوں میں سات دن مقرر کئے گئے ہیں۔ غرض بنی آدم کی عمر کا دَور سات ہزار برس مقرر ہے۔ اور اِس میں سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں پانچ ہزار برس کے قریب گزر چکا تھا۔ یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہو کہ خدا کے دنوں میں سے پانچ دن کے قریب گزر چکے تھے جیسا کہ سورۃ والعصر میں یعنی اس کے حروف میں ابجد کے لحاظ سے قرآن شریف میں اشارہ فرما دیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں جب وہ سورۃ نازل ہوئی تب آدم کے زمانہ پر اسی قدر مدت گزر چکی تھی جو سورہ موصوفہ کے عددوں سے ظاہر ہے۔ اِس حساب سے انسانی نوع کی عمر میں سے اب اس زمانہ میں چھ ہزار برس گزر چکے ہیں اور ایک ہزار برس باقی ہیں۔ قرآن شریف میں بلکہ اکثر پہلی کتابوں میں بھی یہ نوشتہ موجود ہے کہ وہ آخری مرسل جو آدم کی صورت پر آئے گا اور مسیح کے نام سے پکارا جائے گا ضرور ہے کہ وہ چھٹے ہزار کے آخر میں پیدا ہو جیسا کہ آدم چھٹے دن کے آخر میں پیدا ہوا۔ یہ تمام نشان ایسے ہیں کہ تدبّر کرنے والے کے لئے کافی ہیں۔ اور اِن ﴿۴۰﴾
سات ہزار برس کی قرآن شریف اور دوسری خدا کی کتابوں کے رو سے تقسیم یہ ہے کہ پہلا ہزار نیکی اور ہدایت کے پھیلنے کا زمانہ ہے اور دوسرا ہزار شیطان کے تسلّط کا زمانہ ہے اور پھر تیسرا ہزار نیکی اور ہدایت کے پھیلنے کا اور چوتھا ہزار شیطان کے تسلّط کا اور پھر پانچواں ہزار نیکی اور ہدایت کے پھیلنے کا (یہی وہ ہزار ہے جس میں ہمارے سیّد و مولیٰ ختمی پناہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے اور شیطان قید کیا گیا ہے) اور پھر چھٹا ہزار شیطان کے کھلنے اور مسلّط ہونے کا زمانہ ہے جو قرونِ ثلاثہ کے بعد شروع ہوتا اور چودھویں صدی کے سر پر

ان سب اختلافات کا تصفیہ کرنے کے لئے کوئی حَکَمْ آتا۔ سو اسی حَکَمْ کا نام مسیح موعود اور مہدی مسعود رکھا گیا یعنی باعتبار خارجی نزاعوں کے تصفیہ کے اس کا نام مسیح ٹھیرا اور باعتبار اندرونی جھگڑوں کے فیصلہ کرنے کے اس کو مہدی معہود کر کے پکارا گیا۔ اگرچہ اس بارے میں سنت اللہ اس قدر متواتر تھی کہ کچھ ضرور نہ تھا کہ حدیثوں کے ذریعہ سے یہ ظاہر کیا جاتا کہ ایک شخص حَکَمْ ہو کر آئے گا جس کا نام مسیح ہوگا لیکن حدیثوں میں یہ پیشگوئی موجود ہے کہ وہ مسیح موعود جو اِسی اُمت میں سے ہوگا وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے حَکَمْ ہوگا یعنی جس قدر اختلاف داخلی اور خارجی موجود ہیں اُن کو دور کرنے کے لئے خدا اُسے بھیجے گا۔ اور وہی عقیدہ سچا ہوگا جس پر وہ قائم کیا جائے گا کیونکہ خدا اُسے راستی پر قائم کرے گا اور وہ جو کچھ کہے گا بصیرت سے کہے گا اور کسی فرقہ کا حق نہیں ہوگا کہ اپنے عقیدہ کے اختلاف کی وجہ سے اس سے بحث کرے کیونکہ اُس «۴۴» زمانہ میں مختلف عقائد کے باعث منقولی مسائل جن کی قرآن شریف میں تصریح نہیں مشتبہ ہو جائیں گے اور بباعث کثرت اختلافات تمام اندرونی طور پر جھگڑنے والے یا بیرونی طور پر اختلاف کرنے والے ایک حَکَمْ کے محتاج ہوں گے جو آسمانی شہادت سے اپنی سچائی ظاہر کرے گا جیسا کہ حضرت عیسیٰ کے وقت میں ہوا اور پھر بعد اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوا سو آخری موعود کے وقت میں بھی ایسا ہی ہوگا۔

اِس جگہ اس سنت اللہ کو بھی یاد رکھنا چاہیے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو کوئی پیشگوئی کسی عظیم الشان مرسل کے آنے کے لئے ہوتی ہے اس میں ضرور بعض لوگوں کے لئے ایک ابتلا بھی مخفی ہوتا ہے جیسا کہ حضرت عیسیٰ کے لئے یہود کی کتابوں میں پیشینگوئی کی گئی تھی کہ وہ اُس وقت آئے گا جبکہ الیاس نبی دوبارہ آسمان سے نازل ہوگا۔ یہ پیشگوئی ملاکی نبی کی کتاب میں اب تک موجود ہے۔ پس یہ پیشگوئی یہودیوں کے لئے بڑی ٹھوکر کا باعث ہوئی اور وہ اب تک منتظر ہیں کہ الیاس نبی آسمان سے نازل ہوگا اور ضرور ہے کہ وہ پہلے نازل ہو اور پھر اُن کا سچا مسیح آئے گا مگر اب تک نہ الیاس دوبارہ زمین پر نازل ہوا اور نہ ایسا مسیح آیا جو اس شرط کو پوری کرتا۔

اِسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت توریت میں یہ پیشگوئی تھی کہ وہ یہودیوں کے

ظلمت کی انتہا کے وقت اللہ تعالیٰ اپنی بعض صفات کی وجہ سے کسی انسان کو اپنی طرف سے علم اور معرفت دے کر بھیجتا ہے اور اس کے کلام میں تاثیر اور اس کی توجہ میں جذب اور اس کی دعائیں مقبول ہوتی ہیں۔ مگر وہ ان ہی کو جذب کرتے ہیں اور ان ہی پر ان کی تاثیرات اثر کرتی ہیں جو اس انتخاب کے لائق ہوتے ہیں۔ دیکھو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سِرَاجًا مُّنِیْرًا ہے۔ مگر ابوجہل نے کہاں قبول کیا؟

؎ باراں کہ در لطافت طبعش خلاف نیست

در باغ لالہ روید و در شورہ بوم و خس

جس طرح بارش آسمانی سے زمینیں اپنی اپنی استعداد کے موافق روئیدگی پیدا کرتی ہیں۔ کہیں خس وخاشاک اور کہیں گلاب کے پھول بعینہٖ یہی حال روحانی بارش کے وقت انسانی روحانیت کا ہے۔ عادت اللہ اسی طرح پر ہے کوئی نرالی بات نہیں۔ آدم سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک سلسلہ وحی جاری رہا۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ وہ تجدید دین کے واسطے مجدّد پیدا کرے گا۔ تجدید کہتے ہیں ایک کپڑا جو میل کچیل سے آلودہ ہو گیا ہو اس کو دھو کر صاف کر لیا جاوے اور میل اس سے قطعاً الگ کر دی جاوے اور بالکل نئے کی طرح کر دیا جاوے۔ اسی طرح جب دین میں ایک زمانہ گذرنے کے بعد عقائد اور اعمال میں طرح طرح کے گند داخل ہو جاتے ہیں اور ایمان کی بنا صرف پرانے قصہ کہانیوں پر ہی رہ جاتی ہے اور قصوں کے سوائے کچھ ہاتھ میں نہیں رہتا تو اللہ تعالیٰ نے ایسی حالت میں اسلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ وعدہ دیا ہے کہ ہر صدی کے سر پر ایسے شخص بھیجتا رہے گا جو تجدید دین کیا کریں گے مگر چودھویں صدی کا سرا تو بجائے خود چھبیس برس بھی گذر گئے۔ آنے والا حسب وعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عین وقت پر آ گیا مگر یہ لوگ اب تک بھی شک میں ہیں۔

بعض الزامات کا جواب

اور مجھ پر خواہ مخواہ جھوٹ اور تہمت سے الزام لگاتے ہیں کہ نعوذ باللہ میں پیغمبروں کو گالیاں دیتا ہوں مگر کیسا ہی خبیث اور ملعون ہے وہ شخص جو کہ برگزیدہ بندوں کا انکار کرے یا ان کی کسی طرح سے اپنے قول سے یا فعل سے توہین کرے۔

علماء اُمت میں مسلّم چلی آئی ہے اب اگر میرے دعوے کے وقت اس حدیث کو وضعی بھی قرار دیا جائے تو ان مولوی صاحبوں سے یہ بھی سچ ہے بعض اکابر محدثین نے اپنے اپنے زمانہ میں خود مجدد ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ بعض نے کسی دوسرے کے مجدد بنانے کی کوشش کی ہے۔ پس اگر یہ حدیث صحیح نہیں تو انہوں نے دیانت سے کام نہیں لیا اور ہمارے لئے یہ ضروری نہیں کہ تمام مجددین کے نام ہمیں یاد ہوں یہ علم محیط تو خاصہ خدا تعالیٰ کا ہے ہمیں عالم الغیب ہونے کا دعویٰ نہیں مگر اُسی قدر جو خدا بتلاوے۔ ماسوا اسکے یہ اُمت ایک بڑے حصہ دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اور خدا کی مصلحت کبھی کسی ملک میں مجدد پیدا کرتی ہے اور کبھی کسی ملک میں پس خدا کے کاموں کا کون پورا علم رکھ سکتا ہے اور کون اُس کے غیب پر احاطہ کر سکتا ہے۔ بھلا یہ تو بتلاؤ کہ حضرت آدم سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر ایک قوم میں نبی کتنے گذرے ہیں۔ اگر تم یہ بتلا دو گے تو ہم مجدد بھی بتلا دیں گے۔ ظاہر ہے کہ عدم علم سے عدم شے لازم نہیں آتا اور یہ بھی اہل سنّت میں متفق علیہ امر ہے کہ آخری مجدد اِس اُمت کا مسیح موعود ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ اب تنقیح طلب یہ امر ہے کہ یہ آخری زمانہ ہے یا نہیں؟ یہود و نصاریٰ دونوں قومیں اس پر اتفاق رکھتی ہیں کہ یہ آخری زمانہ ہے اگر چاہو تو پوچھ کر دیکھ لو۔ مری پڑ رہی ہے زلزلے آرہے ہیں۔ ہر ایک ﴿۱۹۴﴾ قسم کی خارق عادت تباہیاں شروع ہیں پھر کیا یہ آخری زمانہ نہیں؟ اور صلحاء اسلام نے بھی اس زمانہ کو آخری زمانہ قرار دیا ہے اور چودھویں صدی میں سے بھی تیئیس۲۳ سال گذر گئے ہیں۔ پس یہ قوی دلیل اِس بات پر ہے کہ یہی وقت مسیح موعود کے ظہور کا وقت ہے اور میں ہی وہ ایک شخص ہوں جس نے اِس صدی کے شروع ہونے سے پہلے دعویٰ کیا۔ اور میں ہی وہ ایک شخص ہوں جس کے دعوے پر پچیس۲۵ برس گذر گئے اور اب تک زندہ موجود ہوں اور میں ہی وہ ایک ہوں جس نے عیسائیوں اور دوسری قوموں کو خدا کے نشانوں کے ساتھ ملزم کیا۔ پس جب تک میرے اِس دعوے کے مقابل پر انہیں صفات کے ساتھ کوئی دوسرا مدعی پیش نہ کیا جائے تب تک میرا یہ دعویٰ ثابت ہے کہ وہ مسیح موعود جو آخری زمانہ کا مجدد ہے وہ میں ہی ہوں۔ زمانہ میں خدا نے نوبتیں رکھی ہیں۔

یہ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی ۲۷ تاریخکو قادیان ضلع گورداسپور سے شایع ہوتا ہے

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

رسالہ

تشحیذ الاذہان

ایڈیٹر صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد

Digitized by Khilafat Library

فہرست مضامین

ہمارا فرض کیا ہے؟	۱ - ۵	الحکم
کیا مسیح موعود نے ابن اللہ ہونے کا دعوے کیا ہے؟	۶ - ۱۰	″
کوئی معزز فرشتہ ابلیس نہیں بنا	۱۰ - ۱۴	″
تاریخی شذرات	۱۵ - ۱۶	″
الحمد میں تناسخ کا رد	۱۷ - ۲۷	مولوی امام الدین صاحب گولیکی
چند سوالوں کے جوابات	۲۸ - ۴۰	محمد اسمٰعیل
حضرت مسیح موعود کا ایک مکتوب	۴۱ - ۴۵	الحکم
ریویو	۴۵ - ۴۸	″
شہادۃ القرآن پر ریویو	۴۹ - ۵۶	سید صادق حسین اٹاوہ

قیمت سالانہ عوام سے عا طلباء سے عہ غیر ممالک سے عا/

تمام خط و کتابت بنام منیجر

قیمت پیشگی بذریعہ ارسال

خاکسار سید فیروز شاہ کاتب

باہتمام پرنٹر مطبع الہ بخش پریس قادیان میں چھپکر چوہدری عبد السلام پبلشر کے حکم سے منیجر تشحیذ نے قادیان سے شائع کیا

بشر خدا تک پہنچنے کیلئے آپکا محتاج ہی اور آپ کے سوا وہ کسی طرح اللہ تعالےٰ تک نہیں پہنچ سکتا کیونکہ یہ مرتبہ غیر کی نفی کا مستلزم ہی۔ پس اگر کوئی اور شخص بھی خاتم الانبیاء ہو۔ تو ضرور ہی کہ اس میں بھی یہ تمام لوازمات پائے جائیں۔ کیونکہ ختم نبوت انکے بغیر متحقق نہیں ہو سکتی۔ پس اس صورت میں اگر ان دونوں میں سی ہر ایک کو ایک دوسرے سے مستغنی سمجھیں۔ تو دونوں کی ختم نبوت باطل ثابت ہوتی ہی۔ کیونکہ وہ پہلا دوسرے سے مستغنی ہی اسلیئے دوسرا خاتم نہیں ثابت ہو سکتا۔ اور دوسرا پہلے سے مستغنی ہی اسلئے پہلا خاتم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جیسا اوپر مذکور ہو چکا ہی۔ ختم نبوت نفی غیر کی مستلزم ہی یعنی ختم نبوت کا یہ تقاضا ہی کہ خاتم النبوۃ شخص سی کوئی انسان مستغنی نہ ہو۔ اور یہاں تو بالمقابل ایک مستغنی شخص موجود ہی اسلئے دونوں میں سے کوئی خاتم الانبیاء نہیں رہیگا۔ اور اگر ان دونوں کو ایکدوسرےکا محتاج مانا جائے۔ تو اس صورت میں بھی انکی ختم نبوت باطل ثابت ہوتی ہی۔ کیونکہ ختم نبوت کا تقاضا ہے۔ کہ خاتم النبوۃ کسی اور انسان کا محتاج استفاضہ و استفادہ نہ ہو۔ حالانکہ یہ دونوں محتاج مانے جا چکے ہیں۔ اگر ان دونوں میں سی ایک دوسرے سے مستغنی ہو۔ اور دوسرا پہلے کا محتاج ہو۔ تو پھر ایک ہی خاتم ثابت ہوا بہر حال یہ امر ایک بالکل بدیہی اور بیّن ہی کہ خاتم میں تعدد جائز نہیں۔ پس جسطرح خاتم الانبیاء میں تعدد جائز نہیں۔ اسی طرح خاتم نبوت ظلّیہ میں بھی تعدّد کسی طرح جائز نہیں۔ بلکہ ضروری ہی کہ ایک ہی ہو پس معلوم ہُوا کہ (۱) آنحضرتؐ کی امّت میں سے جو شخص بھی نبی ہو۔ وہ ضرور ہے کہ خاتم نبوت ظلّیہ ہو (۲) اور خاتم نبوت ظلیہ ضرور ہی کہ صرف ایک ہی ہو۔ ہاں ظل غیر اتم میں کثرت جائز ہی اور ایسی اظلال اپنی ظلّیت

پس ثابت ہُوا۔ کہ امت محمدیہ میں ایک سی زیادہ نبی کسی صورت میں بھی نہیں آسکتے۔ چنانچہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی امت میں سی صرف ایک نبی اللہ آنے کی خبر دی ہی۔ جو مسیح موعود ہی اور اسکے سوا قطعاً کسی کا نام نبی اللہ یا رسول اللہ نہیں رکھا۔ اور نہ کسی اور نبی کے آنے کی آپ نے خبر دی ہے۔ بلکہ لا نبی بعدی فرماکر اوروں کی نفی کردی۔ اور کھولکر بیان فرمادیا۔ کہ مسیح موعود کے سوا میرے بعد قطعاً کوئی نبی یا رسول نہیں آئیگا۔ اس جگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ لا نبی بعدی میں تو لا نفی جنس کا ہے۔ جس کے معنی ہیں کہ میری بعد کوئی نبی بھی نہیں۔ پس مسیح موعود کا استثنا کہاں

ہی نکل آیا۔

اسکا جواب یہ ہی کہ اوپر بتایا جاچکا ہو کہ اس امت میں سے نبی صرف وہ شخص ہو سکتا ہے۔ جو آنحضرت کا مظہر اتم اور ظل اکمل اور اسکا ایسا عکسی آئینہ ہو جس میں ذرہ بھی غیریت باقی نہ ہو۔ اور یہ ظاہر ہی کہ اس حدیث میں بعدی کا لفظ صرف انہیں کی نفی کرتا ہی جن میں غیریت پائی جاتی ہو لیکن جس شخص میں قطعاً کچھ غیریت باقی نہ رہی ہو۔ اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں پورا پورا فنا ہو چکا ہو۔ وہ نہ غیروں میں داخل ہی۔ اور نہ اس حدیث سے اسکی نفی ہوتی ہی اور یہ بات ظاہر ہے کہ کوئی شخص مظہر اتم اور ظل اکمل نہیں کہلا سکتا جب تک اس میں شائبہ غیریت موجود ہو۔ اور اوپر ثابت کیا جاچکا ہے۔ کہ ظل اکمل صرف ایک ہی ہو سکتا ہی جو مسیح موعود ہی۔ جیسا کہ حدیثوں سے ثابت ہے۔ اور اسکے بارے میں آیا ہی کہ اسمہ اسمی ویدفن معی فی قبری۔

یہ بات یاد رکھنی ضروری ہی۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے لانبی بعدی فرما کر دو قسم کے لوگوں کی نفی فرمائی ہے۔ ایک وہ جو آنحضرت کی ظلیت سے بالکل محروم ہوں۔ کیونکہ ایسے لوگ بالکل بیگانے اور غیر محض ہوتے ہیں۔ دوسرے وہ لوگ جن میں ظلیت پائی تو جاتی ہی۔ لیکن اتم و اکمل طور پر نہیں پائی جاتی۔ کیونکہ یہ لوگ بھی غیریت سے ملوث اور حظیرہ عینیت و اتحاد تام سے باہر ہوتے ہیں۔ غرض اس حدیث کے رو سے بھی متعین ہو گیا۔ کہ اس امت میں نبی صرف ایک ہی آسکتا ہی جو مسیح موعود ہی۔ اور قطعاً کوئی نہیں آسکتا۔ جیسا کہ دیگر احادیث پر نظر کرنے سے یہ امر محقق ہو چکا ہی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف مسیح موعود کا نام نبی اللہ رکھا ہی اور کسی کو یہ نام ہرگز نہیں دیا۔

اور چونکہ امت محمدیہ میں آنیوالا نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار کو ہی دنیا میں تازہ کرنے والا ہو ورنہ وہ ظلی نبی نہیں کہلا سکتا۔ اسلئے ضروری ہی کہ وہ آپکا خلیفہ ہو۔ اور چونکہ وہ آنیوالا نبی خاتم ظلیت ہی۔ جس کے معنے ہیں کہ وہ تمام کمالات ظلیہ محمدیہ پر محیط ہی۔ اور آئندہ کے لئے کوئی کمال اس سے الگ رہ کر حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسلئے معلوم ہؤا۔ کہ وہ خاتم الخلفاء بھی ہوگا جیسا

نمبر ۲ — جلد ۱۱

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر واولئک ہم المفلحون

رسالہ

Digitized by Khilafat Library

تشحیذ الاذہان

مرتبہ۔ قاضی محمد ظہور الدین اکمل

بابت ماہ فروری ۱۹۱۶ء

مطابق ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۴ھ

فہرست مضامین

نبی آخر الزمان — میاں محمد سعید صاحب سعدی لاہور — ۳۲-۱

قیمت سالانہ عوام سے عہ طلباء سے عہ غیر ممالک سے ؏

باہتمام شیخ غلام احمد صاحب ... ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور ... سے شائع کیا گیا

Secretary for MISSIONARY WORK
TO
HIS HOLINESS THE KHALIFATUL MASIH,
Qadian, Punjab.

کیا جاویگا اور لوگوں کا حشر کیا جاویگا"۔

یہاں تک تو میں نے یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود کے نزدیک بنصوص قرآنیہ و حدیثیہ و دیگر کتب سابقہ کے یہ زمانہ آخری زمانہ ہے اور نیز یہ کہ مسیح موعود کے زمانہ کے بعد اور کوئی زمانہ نہیں۔

آخری سب سے مسیح موعود ہے

اسکے بعد میں اب ضروری خیال کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کی تحریروں سے یہ دکھاؤں کہ حضرت مسیح موعود نبیوں میں سے سب سے آخری نبی۔ آخری مسیح آخری آدم۔ آخری مجدد۔ آخری مصلح۔ آخری خلیفہ۔ آخری امام۔ آخری اینٹ آخری کڑی آخری راہ۔ آخری نور ہیں۔ حضرت مسیح موعود چونکہ کئی معنوں سے آخری ہیں اسلئے یہ ضروری ہے کہ اس امر کو خوب واضح کر دیا جاوے۔ چنانچہ میں حضرت مسیح موعود کے آخری ہونیکو پانچ باتوں میں تقسیم کرتا ہوں۔

(۱) یہ کہ حضرت مسیح موعود ان معنوں میں آخری تھے کہ آپ کے بعد وہ موعود مسیح موعود و مہدی اب کوئی نہیں آئے گا۔

(۲) یہ کہ حضرت مسیح موعود ان معنوں میں آخری تھے کہ آپ دو میں کے دوسرے تھے

(۳) یہ کہ مسیح موعود ان معنوں میں آخری تھے کہ آپ کی بعثت آخری زمانہ میں ہوئی۔

(۴) یہ کہ حضرت مسیح موعود ان معنوں میں نبی تھے کہ آپ پر تمام کمالات کا خاتمہ کیا گیا۔

(۵) یہ کہ حضرت مسیح موعود ان معنوں میں آخری تھے جن سے آپکا صاحب مہر یعنی صاحب افاضہ ہونا ثابت ہوتا ہے یعنی آپکی ظلیت میں ولایت اور خلافت حاصل ہو سکتی ہے جیسا کہ آنحضرت صلعم کی ظلیت میں نبوت و رسالت حاصل ہو سکتی تھی یعنے باوجود آپکے آخری ہونے کے آپکی نبوت ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں۔

پس یہ پانچ امور ہیں۔ جنکو میں علیحدہ علیحدہ طور سے لیکر انشاء اللہ العزیز ثابت کرونگا کہ حضرت مسیح موعود پر نبی آخر الزمان کا اطلاق کیسے صاف طور سے پایا جاتا ہے میں اس مضمون میں زیادہ تر حضرت مسیح موعود کی تحریروں سے ہی حوالے درج کرونگا۔

وعدہ کا آخری مسیح و مہدی

(امر اوّل) حضرت مسیح موعود ان معنوں میں آخری تھے کہ آپ کے بعد وہ موعود مسیح و معہود مہدی نہیں آئیگا۔ جیسے کہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library

الفضل

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا ۔ میں بھی اک نورانی چہرہ کے پرستاروں میں ہوں

مضامین بنام ایڈیٹر
اور
باقی خط و کتابت بنام مینجر الفضل
قادیان کے پتہ پر ہو

چندہ مقامی خریداران للعہ

چندہ غیر ممالک سے معہ

ایڈیٹر ۔ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب

قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے ہفتہ میں تین بار بروز ... شائع ہوتا ہے

قیمت فی پرچہ ۱/

جلد ۱ | مورخہ ۸ جون ۱۹۱۴ء مطابق ۱۲ رجب المرجب ۱۳۳۲ھ بروز سوموار | نمبر ۵۲ (ب)

مدینۃ المسیح

۱ ۔ حضرت خلیفۃ المہدی معہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

وی پی چونکہ ۱۰ مارچ سے اخبار ہفتہ میں تین بار ہے اسلئے جن خریداران الفضل کے نام آئندہ سہ ماہی یا ششماہی یا سال کا وی پی ہوگا ۔ ان کے وی پی میں ۸ کی رقم پچھلی سہ ماہی کی بقیہ قیمت وصول کرنے کے لئے زائد کیجائے گی کیونکہ اس سے پہلے چار روپے سالانہ کے حساب قیمت لیجاتی رہی ہے

تازہ خبریں

امیر بخارا کے خزانہ میں طلائی سکوں کے لئے پچاس گز لمبا اور ۲۰ گز چوڑا ۸ گز اونچا جو ایک خزانہ موجود تھا وہ اب معمور ہو چکا ہے اس کے نیچے ایک اور محل جو اسی قدر لمبا چوڑا ہے ۔ روس اور بخارا کے سونے سے بھرا ہوا ہے خزانہ میں جس قدر روپیہ داخل ہوتا ہے وہ ایک ضخیم رجسٹر میں درج کیا جاتا ہے جو ڈیڑھ گز لمبا ہے ۔ آج تک اسکی میزان نہیں کی گئی

اُن پوشیدہ احکام کے متعلق جو عربی ممالک میں اسلحہ بندی کے لئے آئے ہیں مختلف چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں ۔ اُن احکام میں ظاہر کیا گیا ہے ۔ کہ ہر وہ شخص جو ہتھیار اٹھانے کے لائق ہے طیار رہے کہ جب آستانہ علیہ سے حکم صادر ہو فوراً مسلح ہو جائے ۔

حکومت جاپان نے اس امر کا فیصلہ کر لیا ہے ۔ کہ جاپان کی پارلیمنٹ میں مسلمانوں کو حق نیابت عطا کیا جائے جس کا انتخاب ایک دن بعد ہونے والا ہے اور عمر یوکوہاما سابق وزیر تعلیم نے اشاعت اسلام کا مرکز تعمیر کرنے کے لئے پچاس ہزار پونڈ چندہ دیا ہے

جاپان میں اسلامی سالانہ جلسہ بھی ہونے والا ہے جس میں سال بھر کی کارگذاری کی رپورٹ سنائی جائیگی

عمر یوکوہاما گورنمنٹ جاپان کو اس امر پر برانگیختہ کر رہے ہیں کہ وہ جزائر فلپائن کو اپنے قبضہ میں لے لے کیونکہ اس میں ہمارے مسلمان بھائیوں کی تیس لاکھ کی آبادی ہے ۔

ابتدائے جنگ سے لیکر اسوقت تک تین لاکھ مسلمانوں نے ہجرت کر کے دولت عثمانیہ کے ملک کو آباد کیا ہے اور مہاجرین پر آجتک تین لاکھ پونڈ صرف ہو چکے ہیں ۔ اس سال گورنمنٹ نے ایک لاکھ پونڈ مخصوص کئے ہیں ۔

مقدونیہ سے مسلمانوں کی مہاجرت کا سلسلہ بہ شدومد جاری ہے حال میں تین ہزار سے زیادہ مہاجرین آستانہ علیہ آئے ہیں بدن پر ثابت کپڑے تھے نہ پاؤں میں سالم جوتے اور سروی اور یونانی مظالم کی فریاد و فغاں کرتے تھے

آستانہ علیہ کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے ۔ کہ تمام مدارس کے طلباء باسلحہ رکھے جائیں اور انہیں فوجی تعلیم دیجائیگی ۔

گذشتہ ہفتہ کے اندر کل ہندوستان میں ۳۳۲۴ طاعونی اموات وقوع میں آئیں پنجاب ۲۱۴۶

دامپور راجوری کے فساد اور بلوہ کے الزام میں اسوقت تک ۴۵ مسلمان گرفتار ہو چکے ہیں اور انکا چالان بمقام ریاسی کیا گیا ہے جو مقام واردات سے ۷۰ میل کے فاصلہ پر ہے ۔

ورانس ۵ جون بین الاقوامی کمیشن کے ارکان یہاں واپس آ گئے اور انہیں باغیوں کے ساتھ عہد و پیمان کرنے کی کوشش میں کسی قسم کی کامیابی نہیں ہوئی کیونکہ باغی مسلمان فرمانروا کے مطالبہ پر مصر ہیں گورنمنٹ نے دارزو میں فوجی قانون کا اعلان کر دیا ہے اور مالیسوریوں کو باغیوں کا مقابلہ کرنے کا حکم دیا ہے مگر چونکہ ان میں سے بعض نے لڑنے سے انکار کر دیا ہے اسلئے یہ حکم غالباً منسوخ کر دیا جائیگا ۔

باہتمام منشی غلام رسول صاحب مینیجر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پروپرائٹر ... کے لئے شائع ہوا

چند سوالات کے جواب

سوال - مخالفین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا شناخت کرتے تھے - جیسا اپنے بیٹے کو - یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم مگر مرزا صاحب کو مخالفین نے ایسا شناخت نہیں کیا -

جواب - حضرت مرزا صاحب کو ایسا شناخت نہ کرنے کا آپ کے پاس کیا ثبوت ہے؟ اگر یہ کہو - کہ شناخت کرنے والے مقابلہ نہیں کرتے تو یہ بالکل غلط ہے - آنحضرت صلعم کا یہود نے سخت مقابلہ کیا - (۲) الذین آتیناھم الکتٰب کے معنے ہیں جنکو ہم نے کتاب کا علم دیا ہے - پس اسی طرح جنھیں قرآن کا علم دیا گیا - انھوں نے شناخت کر لیا - اور پھر ایمان لے آئے - (۳) بیٹے کی شناخت حسن ظن پر مبنی ہے - اور صرف اپنی بیوی کی گواہی پر اعتماد - پس اس آیت میں بتایا گیا ہے - کہ اس اصل پر تم اس نبی کو پہچان سکتے ہو - جس طرح قرائن اور حالات سے موجودہ بیٹے کا پتہ مل جاتا ہے - اسی طرح قرائن و حالات زمانہ و نشانات مقررہ وقت کا نبی یا مسیح پہچانا جا سکتا ہے

سوال - احادیث میں آیا ہے - جہاں نبی انتقال فرماتا ہے - وہیں دفن ہوتا ہے - مرزا صاحب نے لاہور میں انتقال کیا - اور دفن قادیان میں ہوئے ہ

جواب - (۱) اس حدیث کو مع اسناد درج کرنا چاہئے - پھر ہم عرض کریں گے - (۲) ایک حدیث میں آیا ہے - کہ ہر نبی کی عمر اپنے پہلے سے نصف ہوتی ہے - مگر تاریخ بتاتی ہے - کہ بالضرور ایسا نہیں ہوتا - اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے - کہ یہ حدیث خاص قسم کے انبیاء کے بارے میں ہے - پس اسی طرح یہ حدیث کہ نبی اپنے انتقال کی جگہ دفن ہوتا ہے - خاص انبیاء کے بارے میں ہے - اور واقعات نے ثابت کر دیا ہے - کہ مسیح موعود اس خاص قسم کے انبیاء میں سے نہ تھے - (۳) حضرت یعقوب کہاں فوت ہوئے تھے - قبر کہاں ہے - (۴) یہ ایک پیشگوئی کے ماتحت ہوا - حضور کو اپنی قبر کشف میں دکھائی گئی - اور وہ مقبرہ بہشتی میں تھی - چنانچہ مبارک احمد کی تدفین کے وقت فرمایا تھا - میں نے اسی نواح میں اپنی قبر کشف میں دیکھی ہے

سوال - نبی امی ہوتا ہے - لیکن پڑھا مرزا صاحب تو کچھ پڑھے تھے -

جواب - یہ کس جاہل نے آپ سے کہدیا ہے - نبی کے لئے ان پڑھ ہونا شرط ہے - حضرت موسیٰ - حضرت سلیمان پھر حضرت عیسیٰ کے بارے میں تو قرآن مجید میں بھی آیا ہے - ویعلمہ الکتٰب والحکمۃ والتورٰۃ والانجیل سورۃ آل عمران اور یہ بھی بشارت دی - کہ اللہ اس کو لکھنا اور دانائی تورات و انجیل سب کچھ سکھائیگا -

ہاں یہ صحیح ہے - کہ انبیاء کو علم اللہ تعالیٰ سے دیا جاتا ہے - ہمارے مسیح موعود فرماتے ہیں ؎

دگر استاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستان محمدؐ

دیگر از مولوی نعمت اللہ صاحب گوہر (مزنگ لاہور)

جواب سوال نمبر ۱ - حضرت مسیح موعود کا تحریری فتویٰ جو غیر احمدیوں کے جنازہ پڑھنے کے متعلق ہے - اس کا خلاصہ آپ ہی کے الفاظ میں حسب ذیل ہے - (دیکھو الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۲ء بجواب سوال ماسٹر حیات اللہ جہلمی) "جو شخص مکذب ہے اور گالیاں دیتا ہے - اور تکفیر کرتا ہے - پھر مومن کی غیرت کیونکر تقاضا کر سکتی ہے - کہ وہ اس کے پاس جاوے - اگر اور کچھ نہیں - تو کم از کم یہ ایک فعل لغو ہوگا ...... جس حال میں کہ مکذب ہماری دعاؤں کو بیہودہ سمجھتے ہیں - پھر کیا ضرورت ہے - کہ ہم ان کے جنازوں میں شریک ہوں ہاں اگر میت مجوب الاصول ہو - تو کچھ ڈر نہیں - اس کا جنازہ اگر پڑھ لیا جائے - آنحضرت صلعم نے ایک منافق کا جنازہ پڑھا ہے - مگر وہ آپ کے لشکر میں ملا جلا تھا - مکذب تھا وغیرہ وغیرہ"

یہ فتویٰ صاف ہے - اس میں کوئی ایچ پیچ نہیں - اگر آپنے یا کسی اور بزرگ نے اسی فتویٰ کے خلاف کسی مکذب بالجہر یا سخت مخالف کا جنازہ پڑھا - تو آپنے اور اس بزرگ نے سخت غلطی کی - حضرت صاحب نے جو مولوی عبدالکریم کی امامت میں جنازہ پڑھا - اس کے ذمہ دار مولوی عبدالکریم صاحب ہونگے یا انہوں نے ہی حضرت صاحب کو میت کا حال بتایا ہوگا - یا کوئی اور شخص ذمہ وار ہوگا - میں کسطرح یہ یقین کر سکتا ہوں - کہ حضرت صاحب کا فعل قول کے مطابق نہیں تھا -

اب رہا آپکا یہ سوال - کہ اگر سب غیر احمدی کافر ہیں تو حضرت صاحب نے کیوں (مجوب الاصول اشخاص کے) جنازے کی اجازت دی - اس کا جواب یہ ہے - کہ نماز جنازہ ایک دعا ہے - جو میت کے واسطے کی جاتی ہے - اور یہ ایک مسلمہ فتویٰ ہے کہ جو شخص مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہو - اسے اس وقت تک مسلمان سمجھا جائے - جب تک کہ اس سے کوئی کفر کی بات سرزد نہ ہو - پس جس نے نہ ہم پر کفر کا فتویٰ دیا - نہ مسیح موعود سے انکار کیا - اور جس کے احمدی ہونے کا بھی احتمال ہو - کیونکہ وہ مجوب الاصول ہے - اس کا جنازہ احمدی امام کی اقتداء میں پڑھ سکتے ہیں - یہ بھی یاد رہے - کہ پڑھنا اور پڑھ سکنا ان دونوں میں فرق ہے - پھر یہ بھی سوچا جائے - کہ جنازہ میں کیا دعا کی جاتی ہے - اللھم اغفر لحیینا ومیتنا - پس اگر وہ "نا" میں داخل ہے تو اس دعا سے مستفید ہوگا - ورنہ نہیں - نیز انبیاء کی ذات بڑی رحیم کریم ہوتی ہے - فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم فرمایا ہے - یعنی بصورت عصیان بوقت موت غفور رحیم کے سپرد کر دیا -

دوسرے سوال کا جواب - آپکا سوال ہے - کہ غیر احمدیوں کو کافر جاننے کے باوجود پھر ہم دوسرے مسلمانوں کو کیوں مسلمان یا مسلم کہتے ہیں -

اس کا جواب یہ ہے - کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلعم پر ایمان لانے والے لوگوں کی نسبت یہ لفظ بولا ہے - بلکہ مسلمانوں سے پہلی امتوں کو بھی حضرت ابراہیم نے مسلمان کہا ہے (ھو سمٰکم المسلمین -) اور حضرت صاحب کی آمد سے پیشتر واقعی اور بلاشبہ ہم مسلمانوں کے ہر ایک فرقے کو مسلمان ہی کہتے تھے - اور جائز طور پر ایسا کہہ سکتے تھے - لیکن جبکہ آخری نبی اور مامور من اللہ کا ظہور ہوا - اور آخر وہ وقت آگیا - کہ دودھ کو پانی سے الگ کیا جاوے - تو اب دو فریق مختلف بن گئے - یعنی مومن اور کافر - حضرت صاحب کو ماننے والے مومن ٹھہرے - اور محمد رسول اللہ صلعم اور دیگر انبیاء کی جماعتیں جنھوں نے اس آخری نبی کو نہ مانا - کافر قرار پائیں - اور یہ کوئی انوکھی یا تعجب خیز بات نہیں تھی - کیونکہ جب سے دنیا کا آغاز ہوا ہے - دنیا میں دو ہی فریق پائے جاتے رہے ہیں - ایک کافر اور دوسرا مومن - جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ تغابن کے شروع میں فرماتا ہے - ھو الذی خلقکم فمنکم کافر ومنکم مومن ان دو کے علاوہ اور تیسری کوئی Term موجود ہی نہیں - آپ کا اعتراض یہ ہے - کہ ہم ان کی نسبت یعنے غیر احمدیوں کی نسبت مسلمان کا لفظ کیوں بولتے ہیں - اس کا جواب یہ ہے - کہ درحقیقت تو وہ کافر ہیں - اور قرآن شریف کی اصطلاح اور عربی لغت کی رو سے ہم مجبور ہیں - کہ ان کو کافر سمجھیں - لیکن چونکہ اپنی کلمہ گوئی اور دیگر اسلامی معتقدات کو شہادت میں پیش کر کے وہ اپنے تئیں مسلمان کہتے ہیں - اور اسی نام کو اپنے لئے پسند کرتے ہیں - تو ہمارا بھی فرض ہونا چاہئے - کہ عرف عامہ میں ہم بھی ان کو مسلم یا مسلمان کہیں - اس میں ذرا بھی ہرج نہیں - اور نہ اس میں کوئی گناہ ہے - گورنمنٹ کے کاغذات میں بھی ان کو اسی وجہ سے مسلمان ہی لکھا جائیگا - دیکھئے ہم لوگ احمدی کہلانا پسند کرتے ہیں اور اپنے لئے یہی نام تجویز کرتے ہیں - مرزائی کہلانے کو اپنی ہتک سمجھتے ہیں -

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ط

ظلمتیں کافور ہوجائینگی اک دن دیکھنا | عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | میں بھی اک نورانی چہرے کے پرستاروں میں ہوں

ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا

اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

چندہ

ساڑھے چار روپے مقامی خریداروں سے

مضامین بنام ایڈیٹر

اور

باقی تمام خط و کتابت بنام مینجر الفضل

قادیان (گورداسپور) کے پتہ پر ہو

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

قیمت فی پرچہ (۱) آنہ

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

جلد ۳ | ۲۹ جون سنہ ۱۹۱۵ء | سہ شنبہ | مطابق ۱۳ شعبان سنہ ۱۳۳۳ھ | نمبر ۳

Digtized by Khilafat Library

مدینۃ المسیح

درس قرآن شریف ابھی حسب معمول تو شروع نہیں ہوا لیکن حضرت میاں شریف احمد صاحب سلمہ اللہ کو مسلم شریف اور قرآن مجید کا جو سبق حضور خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ گھر میں دیا کرتے ہیں وہ بعض معزز مہمانوں کی استدعا پر بغرض افادہ عام اتوار سے مسجد مبارک میں اوّل وقت شروع ہو گیا ہے۔

مہمان منشی محمد اشرف خان صاحب۔ منشی محمد عالم خانصاحب۔ منشی محمد فرزند علی صاحب۔ پیر اکبر علی صاحب پلیڈر میاں صدر الدین صاحب (غیر احمدی)۔ چودھری محمد سلیمان صاحب مرزا ناصر علی صاحب پلیڈر ودو اور احمدی صاحبان فیروزپور سے بابو نظام الدین صاحب۔ حکیم عطاء محمد صاحب لاہور سے حکیم غلام غوث صاحب امرتسر سے ماسٹر محمد طفیل صاحب بٹالہ سے۔ اور میاں محمد شریف صاحب وکیل بھی لاہور سے اللّٰھم زد فزد

اعزازی دعوت اتوار کی شام کو طلباء مبلغین کالج کی طرف سے شیخ عبدالرحمن صاحب آمدہ مصر کے اعزاز میں احباب کو دعوت دی گئی ✣

موسم کبھی کبھی آندھی آتی اور بعد میں بارش بھی کم و بیش ہو جاتی ہے۔ ہفتہ کی صبح کو خاصہ برس گیا ✣

فرصت کو غنیمت جانو حضرت فضل عمر مصلح الموعود بالعموم ہر نماز کے بعد دیر تک مسجد ہی میں تشریف رکھتے۔ اور عقیدت کیش حاضرین کو حضور کے کلمات طیبات سے بہت کچھ فیض حاصل ہوتا ہے۔ احباب کو معلوم ہوگا کہ ابھی تغیر موسم کا سرسری آغاز ہے مگر جب بھرپور برسات ہوتی ہے تو باران رحمت کے جل تھل دارالامان مہدی کو قریباً چاروں طرف سے احاطہ کر لیتے ہیں۔ اور قصبہ قادیان جزیرہ بنجاتا ہے اسوقت آمد و رفت خالی از تکلیف و دقت نہیں ہوتی۔ پس فیضان صحبت حضرت اولوالعزم کے بھوکے پیاسے اس موقعہ کو غنیمت سمجھیں جلسہ میں ابھی ایک عرصہ پڑا ہے۔ خدا جانے اس وقت کس کس کو موقعہ ملے یا نہ ملے۔ دوسرے ایام جلسہ میں بوجہ ہجوم

اخبار احمدیہ

کریام ضلع جالندھر سے چودھری غلام احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۸ جون کو مسجد احمدیہ کا افتتاح ہوگا۔ نیز اسی تاریخ احمدیہ جلسہ قرار پایا ہے جسمیں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے ارشاد کے بموجب ماسٹر عبدالرحیم صاحب اور ماسٹر محمد یوسف صاحب اور مولوی عبید اللہ صاحب تشریف لاکر وعظ فرمائینگے ✣

حکیم فضل کریم صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۹ ماہ جون کی صبح کو خاکسار مع سید نذیر حسین صاحب ساکن گٹھالیاں چونڈہ پہنچے ۲۰ کی شام تک ہمارے تین لیکچر ہوئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ باامن ہوا۔ اور سامعین نے بڑی توجہ سے لیکچروں کو سنا ✣

حضرت کیلیانوالہ ضلع گوجرانوالہ سے منشی امام الدین صاحب لکھتے ہیں۔ برادر محمد الدین احمدی کچھ عرصہ ہوا بیماری کا

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)

ہے کیونکہ انہوں نے تعصب، بغض، ضد اور کم عقلی کی وجہ سے ایسا کیا۔ مگر ایسے شخص نے باوجود کثرت ازدواج کی ضرورت کو جاننے اور ماننے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ کے ایک صریح حکم کے خلاف کرنے والا قرار دیا۔ حالانکہ کوئی عقلی نقلی ثبوت بھی اپنی تائید میں پیش نہیں کیا۔ اگر اسے اباحت کی صداقت پر یقین تھا۔ اور اس نے کثرت ازدواج پر غیر مذاہب کے اعتراضات کو دور کرنا نہیں لکھا تو اسے چاہیئے تھا کہ اس کا ثبوت بھی دیتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کو تائید میں پیش کرتا۔ صحابہ کرام کے عمل درآمد سے بتاتا۔ مستند بزرگوں کا نمونہ پیش کرتا۔ لیکن یہ باتیں اسکے خلاف [illegible] تھیں اس لئے اس نے پیش نہیں کیں ٭ (باقی آئندہ انشاء اللہ)

احمد نبی اللہ

سورہ جمعہ سے ثابت ہو کہ آنحضرت صلعم کے دو بعث ہیں۔ بعث اول تکمیل ہدایت کے لئے اور بعث ثانی تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے۔ بعث اول میں یہود حضرت مسیح اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار سے بالاتفاق کافر قرار پائے۔ بعث ثانی میں بموجب حدیث لتتبعن سنن الذین من قبلکم شبراً بشبر الخ فرما کر مسلمان کہلانے والوں کو بھی یہود قرار دیکر انکار کرنے سے کافر ہی قرار دیا۔ بعث اول نبوت اور رسالت کے معنوں میں تھی نہ ظاہری وجود کے لحاظ سے۔ بعث ثانی بھی انہی معنوں میں۔ بعث اول میں آپ کی نبوت اور رسالت کا انکار منکروں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے والا ہوا۔ اسی طرح بعث ثانی کا حکم ہے ٭

پس ان معنوں میں مسیح موعود علیہ السلام (جو آنحضرت صلعم کے بعث ثانی کے ظہور کا ذریعہ ہے اس) کے احمد اور نبی اللہ ہونے سے انکار کرنا گویا آنحضرت صلعم کے بعث ثانی اور آپکے احمد اور نبی اللہ ہونے سے انکار کرنا ہے۔ جو منکر کو دائرہ اسلام سے خارج اور پکا کافر بنا دینے والا ہے ٭

نیز مسیح موعود کو احمد نبی اللہ تسلیم کرنا اور آپکو امتی قرار دینا یا امتی گروہ میں داخل سمجھنا گویا آنحضرت صلعم کو جو سید المرسلین اور خاتم النبیین ہیں امتی قرار دینا اور امتیوں میں داخل کرنا ہے جو کفر عظیم اور کفر بعد کفر ہے۔ جسکا مسیح موعود [illegible] قائل نہیں ... قرار دینے والے اگر آپ کو انبیاء کے گروہ میں داخل سمجھنا کفر جانتے ہیں تو وہ اس دوسری طرف بھی خیال کریں کہ اس سے ساتھ ہی یہ بھی لازم آئے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیاء سے نکالکر امتی بنایا گیا۔ کیا یہ کفر کچھ کم ہوگا یا اس پہلے کفر سے بھی بڑا۔ پس مسیح موعود احمد نبی اللہ ہیں۔ جنہوں نے بعث ثانی میں ایک امتی کے آئینہ وجود میں ظہور فرمایا۔ اور جسطرح آئینہ دوسرے کا وجود دکھانے کے لئے نیستی اور فنا کے مقام کو اختیار کرنے والا ہوتا ہے۔ اور دوئی اور دورنگی سے بکلی پاک۔ اسی طرح امتی ہونے کی حیثیت بطور آئینہ کے ہے جو احمد نبی اللہ کے وجود نبوت اور رسالت کو دکھانے کے وقت اپنے احمد نبی اللہ سے غلام احمد اور امتی نہیں بنا دیتی۔ اور اگر امتی حیثیت کے آئینہ نے بجائے احمد نبی اللہ کے غلام احمد اور ایک امتی کو ہی دکھایا تو گویا آئینہ نے اپنے نفس کو دکھایا جو اس کے مرتبہ فنا کے لحاظ سے محال اور مخالف ہمارا مقصد ہے۔ کیونکہ غرض یہ ہے کہ غلام احمد میں احمد اور امتی میں نبی کا وجود بلحاظ مظہریت تامہ کے بعث ثانی کی صورت میں جلوہ گر ہو۔ فافہموا وتدبروا یا اولی الابصار ٭

غلام رسول راجیکی

اقبالی ڈگری

۱۰ جون کے پیغام میں حضرت مسیح موعود کی ایک تقریر چھاپی گئی ہے جس کی نسبت ایڈیٹر پیغام نے یہ لکھا ہے کہ اس سے موجودہ تنازعات کے متعلق پتہ لگتا ہے کہ حق کس طرف ہے۔ بہت اچھا صاحب! اسی تقریر پر فیصلہ کر لیجئے۔ اس تقریر میں مندرجہ ذیل تین فقرے ہیں ٭

پہلا فقرہ:۔ میری تکذیب کرو گے تو اسلام کو ہاتھ سے دینا پڑیگا

دوسرا فقرہ:۔ اب جو لوگ میری تکذیب کرینگے وہ میری نہیں اللہ اور اُسکے رسول کی تکذیب کرینگے ٭

اب ان دونوں فقروں پر غور کریں آیا مسئلہ کفر صاف ہوتا ہے یا نہیں۔ یہی ہم کہتے ہیں کہ جو حضرت صاحب پر ایمان نہیں لاتا (اور حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳ میں لکھا ہے کہ "جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا کہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے") اس نے اسلام کو ہاتھ سے دیدیا اور وہ اللہ اور اُس کے رسول کا مکذب ہے۔ اور اللہ اور اسکے رسول کو نہ ماننے والے پر جو فتویٰ ہے اس میں تم اور ہم متفق ہیں۔ اگر دوسرے انبیاء کے نہ ماننے والوں کو آپ کافر نہیں سمجھتے۔ جیسا کہ وہ اس نبی کو لفظی طور پر مفتری نہ کہیں تو یہاں بھی ایسا ہی سمجھئے اگر وہاں مجدد نہ ماننے کے معنے تکذیب ہیں تو پھر مسیح موعود کے معاملہ میں بھی ایسا ہی ماننا پڑے گا ۔

تیسرا فقرہ:۔ سورہ جمعہ میں جو آخرین منہم والی آیت ہے آپکے فیض اور تعلیم سے ایک اور قوم تیار [illegible] کی ہدایت کرتی ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی ایک بعثت اور ہے۔ اور یہ بعثت بروزی رنگ میں ہے (یعنی [illegible] تناسخ نہیں بلکہ آپکے کمالات اور فضائل اپنے اندر لیکر ایک شخص آپکے مشابہ آئے گا (تحفہ گولڑویہ) جو [illegible] ہو رہی ہے پس بعثت [illegible] تکمیل اشاعت ہدایت کی [illegible] پر میری گذارش یہ ہے کہ جب حضرت محمد مصطفیٰ پہلی بعثت میں رسول تھے تو ضرور ہے کہ دوسری بعثت میں بھی نبی اور رسول ہوں یا آپ اقرار کریں کہ حضرت محمد مصطفیٰ [illegible] نبوت اور رسالت نعوذ باللہ چھینی گئی ہے۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم کا بھی خیال رہے۔ [illegible] تو آپکے [illegible] پہلے ہی کر رہے تھے۔ پس بعثت ثانیہ کا [illegible] سے ذکر بتاتا ہے کہ آپ محض خلیفہ نہیں بلکہ نبی اللہ خلیفۃ اللہ والا ہے جو لوگ کہتے ہیں شریعت کامل ہو چکی۔ اس [illegible] نبی کی ضرورت نہیں وہ غور کریں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں تکمیل اشاعت ہدایت ایک کام باقی تھا اور یہ ایسا اہم ہے کہ اس کے لئے خود نبی کریم صلعم کی بعثت کی ضرورت ہے غیر نبی خلفاء سے یہ کام نہیں ہو سکتا تھا ٭

اسلامی اصطلاح میں نبی

۱۲ جون کے پیغام میں منشی خلیل الرحمن صاحب نے حضرت مسیح موعود کی ایک تقریر کے دو اقتباس چھپوائے ہیں۔ ایک پیرے میں یہ ہے کہ مسیح موعود سے انحراف کرنے والے فاسق ہیں ہم کہتے ہیں بہت اچھا صاحب۔ مگر اس فاسق سے مراد کافر ہے ثبوت یہ ہے کہ پارہ ۳ رکوع ۱۷ میں آیت ہے۔ واذا خذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم ... من ....

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے ٭ لو تمھیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے

ریویو آف ریلیجنز

یعنی

دنیا کے مذاہب پر نظر

جلد ۱۴ بابت ماہ مارچ و اپریل سنہ ۱۹۱۵ء نمبر ۳ و ۴

مطابق جمادی الاول و جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۳ ہجری

نمونہ کا پرچہ ۸/

چندہ سالانہ

فہرست مضامین

کلمۃ الفصل ۹۱ - ۱۸۴

جارہا تھا۔ دجال نے پورے زور کے ساتھ خروج کیا تھا یاجوج ماجوج کی فوجیں ہر ایک اونچی جگہ سے اُمڈی چلی آتی تھیں اسلام عیسائیت کے پاؤں پر جان کنی کیحالت میں پڑا تھا اور دہریت اپنے آپکو ایک خوبصورت شکل میں پیش کر رہی تھی مگر اس پر بھی مسلمانوں کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی اور وہ خوابِ غفلت میں سوئے کئے حتٰی کہ وقت آیا جب محمد صلعم کی روح اپنی اُمت کی حالتِ زار کو دیکھکر تڑپتی ہوئی آستانہ الٰہی پر گری اور عرض کیا کہ اے بادشاہوں کے بادشاہ ای غریبوں کے مدد کرنے والے! میری کشتی ایک خطرناک طوفان میں گھر گئی ہے میری بھیڑوں پر بھیڑیے ٹوٹ پڑے ہیں میری اُمت شیطان کے پنجے میں گرفتار ہے تو خود میری مدد فرما اور میری بھیڑوں کے لیئے کسی چرواہے کو بھیج۔ تب یکایک آسمان پر سے ظلمت کا پردہ پھٹا اور خدا کا ایک نبی فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے زمین پر اترا تا دنیا کو اِس طوفان عظیم سے بچاوے اور اُمت محمدیہ کی گرتی ہوئی عمارت کو سنبھال لے لیکن یا حسرۃ علی العباد یا حسرۃ علی العباد یا حسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسولٍ الّا کانوا بہ یستھزءون

وہ جو دنیا کا آخری نجات دینے والا بنکر آسمان پر سے دنیا کی مصیبت کے وقت زمین پر اترا وہ جو اُمت محمدیہ کی بھیڑوں پر حملہ کرنے والے بھیڑیوں کو ہلاک کرنے کے لیئے آیا وہ جو اسلام کی کشتی کو طوفان میں گھرے ہوئے دیکھکر اُٹھا تا اسے کنارہ پر لگا دے وہ جو خیر الامم کو شیطان کے پنجہ میں گرفتار پاکر شیطان پر حملہ آور ہوا وہ جو دجال کو زوروں پر دیکھکر اسکے طلسم کو پاش پاش کرنے کے لیئے آگے بڑھا وہ جو یاجوج ماجوج کی فوجوں کے سامنے اکیلا سینہ سپر ہوا وہ جو مسلمانوں کے باہمی جھگڑوں کو دُور کرنے کے لیئے امن کا شہزادہ بنکر زمین پر آیا وہ جو دنیا پر اندھیرا چھایا ہوا پاکر آسمان پر سے نور کو لایا ہاں وہ محمد صلعم کا اکلوتا بیٹا جسکے زمانہ پر رسولوں نے ناز کیا تھا جب وہ زمین پر اُترا تو اُمت محمدیہ کی بھیڑیں اسکے لیئے بھیڑیئے بن گئیں اسپر پتھر برسائے گئے اسکو مقدمات میں گھسیٹا گیا اسکے قتل کے منصوبے کیئے گئے اسپر کفر کے فتوے لگائے گئے اسکو اسلام کا دشمن قرار دیا اسکے پاس جانے سے لوگوں کو روکا گیا اسکے متبعین کو طرح طرح سے تکلیفیں دی گئیں لیکن آخر کار خدا کا فرمان پورا ہو کر رہا کتب اللّٰہ لاغلبنّ انا ورسلی۔ وہ جو خدا کے نور کو اپنے مُنہ کی پھونکوں سے بجھانا چاہتے تھے حسب وعدہ الٰہی واللّٰہ